26716 ـ کیا سارے مال کی زکاۃ رمضان میں نکالی جائے گی

سوال

میں ہر سال اپنے مال کی زکاۃ نکالتا ہوں، میں اس رقم کی زکاۃ نکالتا ہوں جو صرف پچھلے رمضان میں میرے اکاؤنٹ میں تھی.. یعنی جس پر ایک سال ہو گیا ہو، تو کیا میرا یہ عمل صحیح ہے؟؟
یا کہ مجھے اس سارے مال کی زکاۃ ادا کرنا ہو گی جو سار بھر میں آیا ہو ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

وجوب زکاۃ کی شروط میں سال کا پورا ہونا بھی شامل ہے، وہ اس طرح کہ نصاب تک پہنچنے والے مال پر سال گزر جائے؛ اس کی دلیل مندرجہ ذیل نبی صلی للہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مال میں اس وقت تک زکاۃ نہیں جب تک اس پر سال نہ گزر جائے "

اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے ارواء الغلیل حدیث نمبر (787) میں صحیح قرار دیا ہے.

اور سونا، چاندی اور نقد رقم، اور جانوروں کی زکاۃ کے وجوب میں سال گزرنے کی شرط ہے.

اور سال کے دوران حاصل ہونے والے مال کی دو قسمیں ہیں:

اول:

جو اصل مال سے حاصل ہونے والا نفع ہو، تو اس کا سال اصل مال کا سال ہی شمار ہو گا.

دوم:

جو مال مستقل ہو جو کسی اور طرح سے حاصل ہوا مثلا وراثت، یا ہبہ اور ہدیہ، یا اپنی تنخواہ سے جمع کیا ہو، تو اس پر زکاۃ اس وقت ہی واجب ہو گی جب نصاب کو پہنچ جانے کے بعد سال گزر جائے.

اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ اس کے پاس رمضان المبارك میں جو مال متوفر ہو اور اس پر سال گزر گیا ہو تو اس کی زکاۃ ادا کردے، اور جس پر سال نہیں گزار اس پر بھی زکاۃ ادا کر سکتا ہے، اور یہ زکاۃ وقت سے پہلے شمار ہو گی، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے، جسے ابو داود، ترمذی، اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے:

عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سال پورا ہونے سے قبل ہی زکاۃ جلدی دینے کے بارہ میں دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے کی انہیں رخصت دے دی"

اس حدیث کو علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ترمذی حدیث نمبر (545) میں حسن قرار دیا ہے.

اور ایسا کرنے میں انسان کے لیے آسانی ہے کہ وہ ہر حاصل ہونے والے مال کے لیے مستقل سال کا حساب رکھے، تا کہ وہ کسی دوسرے میں خلط ملط نہ ہو جائے، اور اس طرح زکاۃ کا حساب صحیح نہ رہے اور زکاۃ میں سے کچھ اس کے ذمہ ہو جائے.

یا پھر اسے شك اور اشکال پیدا ہو جائے کہ پتہ نہیں اس نے پوری زکاۃ نکال دی ہے یا نہیں.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (26113) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .